ق ق ق

تا جریس رامپور سکہ مہر و تو زد سکہ بیرون لسنہ کر جاری	گشت از طبع ہر خبر نسخہ نیاید شہرہ شہر و در گرد رعب جلال قیصری	دال بابین ذرع بست مصرعہ انتہ زرگی سطوت شاہ نو دبدبۂ سکندری

نمبر ۹۳   ۱۰۱۳

ریاست رامپور

دبدبۂ سکندری

بہ فیض روحانی حضرت جناب شاہ محمد فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اعلیٰ اللہ مقامہ

مالک: محمد فضل حسن صابری فاروقی | سب اڈیٹر منشی صابر حسین قادری

اشتہار ضوابط اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

بفضل خالق کون و مکان و بطفیل حضرت خاتم پیغمبران صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہفتہ وار اخبار روز مبارک **دوشنبہ** کو ۴۳ سال سے **ریاست رامپور** (ممالک متحدہ) میں اشاعت پذیر ہوتا ہے جسمیں اول اقوال بزرگان دین و ملت پھر نامہ نگاران کے مراسلات اور نیک رائیں جس سے مابین رعایا و گورنمنٹ خوشگوار تعلقات پیدا ہوں پھر انگریزی اخبارات سے دلچسپ ترجمے اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں (۲) قیمت اسکی چار درجہ پر منقسم ہے (۱) جبیل القدر و دیان ریاست و معاونین مطبع اپنی قدردانی سے جو عطا فرمائیں (ب) امرائے ملک سے سالانہ پیشگی عہ اور عہ اور (ج) قدردان شائقین سے سالانہ پیشگی مبلغ عہ اور مابعد لعہ (د) حضرات سادات کرام و فقرائے عظام و کم استطاعت طلبا کو خاص رعایت دیجاتی ہے (۳) یہ اخبار بعض خاص صورتوں میں بامید خریداری ارباب ہمت و مشاہیر عظام کے نام بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہو جنکو خریداری منظور ہو اخبار رکھیں خریدار تصور ہونگے درصورت نا منظوری عدم ترسیل اخبار کی اطلاع دیں (۴) تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام منشی محمد فضل حسن خان صابری فاروقی اڈیٹر و منیجر ہونی چاہیے (۵) جو صاحب اخبار نہ خریدنا چاہیں خاتمہ سال کیساتھ بقایائے قیمت اخبار بیباق کردیں ورنہ خریدار متصور ہونگے اور قیمت اخبار واجب الادا ہوگی (۶) جو حضرات اپنا مقام تبدیل فرمائیں دفتر کو اطلاع دیں اسکے خلاف اخبار نہ ملنے کی شکایت نہ فرمائیے (۷) اگر کسی وجہ سے کسی صاحب نے واجب الادا قیمت اخبار ادا نہ فرمائی ہو تو کارخانہ کو حق حاصل ہوگا کہ وہ قانونی ذریعہ سے وصول

(۸) وہ مضامین جو پبلک مفاد کے متعلق ہونگے وہ بغیر کسی اجرت کے اور جو خاص مضامین موصول ہونگے انکی اجرت اڈیٹر کی رائے سے وصول کیجائیگی اور وہ ہر اہل معاملہ کو ادا کرنی ہوگی (۹) ہر قسم کے تجارتی اشتہارات بشرطیکہ ان میں کوئی قانونی قباحت موجود نہ ہو درج اخبار ہوسکتے ہیں یا اخبار کی اشاعت کے ساتھ مشتہر ہوسکتے ہیں سرکاری دفتروں اور غیر معمولی عدالتی سمنون اور نیز اعلانات کیلئے جو بیس سطور کالم اخبار کے اندر اندر ہوں مبلغ پانچ روپیہ اجرت لیجائیگی اس سے زائد ہر فی سطر ادر چار آنے لئے جائینگے۔

بطور ضمیمہ شائع ہونیوالے اشتہارات کیلئے ۸ روپیہ سے فیصدی اور اشتہارات دینا ہونگے۔ مزید رعایت کیلئے خط و کتابت محض تصفیہ اوقات ہوگا۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیے (۱۰) نمونہ اخبار کے لئے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہیے ورنہ تعمیل نہ ہوگی (۱۱) جواب طلب امور کیلئے یا تو جوابی کارڈ لکھئے یا ٹکٹ بھیجئے ورنہ عدم ترسیل جواب کی شکایت سماعت نہ ہوگی بیرنگ لفافہ یا کارڈ وصول نہ کیا جائیگا۔

دبدبۂ سکندری میں تجارتی اشتہار چھپوانے کی تاجرانہ رعایتی اجرت

مدت طبع	چہارم کالم	نصف کالم	ایک کالم	پورا صفحہ
ایک ماہ	۱۲	۳ر	صہ	عہ
دو ماہ	۳ر	للعہ	سے ر	عیعہ
۳ ماہ	للعہ	صہ	سعہ ر	صعہ
۶ ماہ	صہ	سعہ ر	صعہ	سعہ
ایک سال	عہ	صعہ	عسہ	لعہ

منیجر اخبار

ھو الخبیر حق حق حق

دبدبہ سکندری رامپور

یوم مبارک دوشنبہ

۱۵ رمضان مبارک ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۹ مارچ و ۵ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء

حضرات عشاق خدا کے نصیحت بخش احوال

(سلسلہ مضمون کیلئے ملاحظہ ہو اخبار نمبر ۳۳ جلد ۶۲)

میں یہ خبر سنتے ہی اوس کے پاس گیا۔ اور دریافت کیا کہ کس کو پکار رہے ہو۔ عیناء مرضیہ کون ہے جسکے لئے تم نے اپنی یہ حالت تباہ کر لی ہے۔ لڑکے نے مجھے دیکھا اور کہا کہ اے شیخ میں دیوانہ نہیں ہوں۔ البتہ میرے ساتھی مجھے دیوانہ بنا رہے ہیں۔ صورت واقعہ یہ ہے کہ آج شب کو مجھے کسیقدر غنودگی آگئی تھی۔ اس حالت میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک باغ میں کھڑا ہوں باغ نہایت سرسبز اور شاداب ہے اتنے میں کسی نے مجھ سے کہا کہ عیناء مرضیہ کے پاس چلو وہ تمکو یاد کر رہی ہیں میں اسکے ساتھ ہو لیا وہ مجھے دوسرے باغ میں لیگیا یہ باغ پہلے باغ سے بڑا اور بہت ہی ہرا بھرا تھا۔ صاف اور شفاف پانی کی نہریں رواں تھیں۔ اُنکے کنارے متعدد بیحد حسین اور مہ جبین لڑکیاں گرانبہا پوشاک اور بیش قیمت زیورات سے آراستہ نظر آئیں مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور آپس میں کہنے لگیں کہ نوجوان عیناء کا خاوند ہے۔ میں نے انکو سلام کیا اور پوچھا کہ تم میں عیناء مرضیہ کونسی ہے اونہوں نے سلام کا جواب دیکر کہا کہ ہمارا یہ حال ہے کہ اوسکی لونڈیوں کی باندیاں ہیں۔ عیناء مرضیہ سے ہماری مناسبت کیا ہے چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ ہے۔ آپ آگے جائیں۔ شاید دوسرے باغ میں تشریف فرما ہوں میں روانہ ہوا۔ ایسے گلزار ارم میں پہنچا جسمیں پانی کی جگہ لذیذ اور خوش ذائقہ دودھ کی نہریں بہ رہی تھیں۔ اسکے کنارے پہلی عورتوں سے زیادہ شکیل و جمیل اور نفیس مہ جبینوں کا مجمع تھا کہ اونکی صورتیں بول رہی تھیں کہ خدا نے خود اپنے ہاتھ سے بنائی تھیں۔ میں اونکو دیکھتے ہی والہ و شیدا ہو گیا۔ وہ بھی بعد تقدیم مراسم خوش آمدید باہم کہنے لگیں کہ یہ وہ شخص ہے جو آقا اور عیناء مرضیہ کا شوہر ہے۔ میں نے سوال کیا کہ عیناء کہاں ہیں۔ جواب ملا کہ آگے اور دیکھو وہ اوس باغ میں ہیں۔ چنانچہ میں نے قدم بڑھائے۔ [illegible]

گلستان جنت نشان میں وارد ہوا۔ وہاں خالص [illegible] خوشگوار کی نہریں رواں دیکھیں۔ جو شون پر رشک قمر زنان جمیلہ استادہ تھیں۔ مجھے دیکھتے ہی مرحبا۔ مرحبا۔ تعال۔ تعال کہنے لگیں۔ میں نے بعد سلام مسنون دریافت کیا کہ تم نے عیناء مرضیہ کس پری پیکر کا نام ہے کہنے لگیں کہ وہ یہاں نہیں ہیں ان کی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ ہم اونکی پیش خدمت ہیں۔ آپ آگے بڑھیں میں روانہ ہو کر باغ دیگر ہمپایہ فردوس بریں میں پہونچا جس میں خالص شہد کی نہر بہ رہی تھی خسپ و شکوہ نہر کے کنارے بہت سی خوبصورت عورتیں کھڑی تھیں جنکو دیکھکر میں بے ہوش میں نہیں رہا۔ حواس خیرباد کہکر رخصت ہوئے۔ محو نظارہ جمال تھا کہ اونھوں نے مجکو سلام کیا۔ اور باادب گذارش کی کہ اے اللہ کے ولی آگے جاؤ۔ عیناء مرضیہ آپکا انتظار کر رہی ہیں۔ ہم لونڈیوں کو پیشوائی کے واسطے بھیجا ہے آگے بڑھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دانہ سفید موتی کو تراش کر بڑا فراخ خیمہ بنایا ہے اوسکے دروازہ پر خارج از حد توصیف رشک ماہ و مہ پیکر لڑکی بیش بہا زیورات اور عمدہ پوشاک سے آراستہ کھڑی ہے۔ مجھے دیکھتے ہی فرط انبساط سے دوڑتی ہوئی اندر گئی اور باواز بلند کہنے لگی۔ کہ اے عیناء مبارک ہو آپکے شوہر آ رہے ہیں۔ یہ اطلاع دیکر باہر آئی اور مجھے کہا اندر تشریف لے چلئے میں خیمہ میں داخل ہوا۔ دیکھا کہ طلائی مرصع کا جڑاؤ تخت نظر کو خیرہ کرنیوالا بچھا ہے۔ اوس پر عیناء مرضیہ جلوہ افروز ہیں۔ نگاہ ملتے ہی میں ہزار جان سے مفتون ہو گیا کیا کہوں عیناء اتنی حسین تھی کہ تمام عالم کی عورتیں میری نظر میں اونکی پشت پا کے برابر بھی نہیں ہیں اور عیناء مجھے دیکھتے ہی کھڑی ہو گئی اور مسکراتے ہوئے کہنے لگی مرحبا۔ مرحبا۔ اے اللہ کے ولی۔ اب تمہارے آنے کا وقت قریب آگیا میں مدت سے تمہاری منتظر تھی۔ خدا اکرم جامع المتفرقین کا کس زبان سے شکر ادا کروں کہ اوسنے فراق کا زمانہ دور کر دیا۔

میں محو تھا اوسکی شیریں کلامی اور محبت نے حوصلہ دلایا کہ گلے لگا کر دل کو شاد کروں۔ عیناء اس ارادے کو سمجھ گئی اور دور ہٹ کر بولی ذرا ٹھیرو۔ اور چند ساعت صبر کرو۔ ابھی تمہاری روح میں آثار حیات دنیوی باقی ہے لیکن یہ انشاء اللہ بفضل باری تعالیٰ آج شام سے پہلے ختم ہو جائیگی۔ گھبراؤ نہیں تم تو قریب ہے کہ تم آج کا روزہ افطار [illegible] میں افطار کروگے۔ یہی کہکر [illegible]

آنکھ کھل گئی۔

حضرت شیخ فرماتے ہیں [illegible] کرنے کے بعد اونکی [illegible]

پڑھنے لگی۔ کہنے لگا یا شیخ میرا دل تاب میں نہیں ہے فراق کی گھڑیاں مجھ پر شاق ہو رہی ہیں میری دلی تمنا ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے بہت ہی جلد اپنی راہ میں عزت شہادت کی روزی فرمائے تاکہ میں اپنی معشوقہ دلفریب و ہوشربا سے ہم آغوش ہوں۔

وہ یہی کہہ رہا تھا کہ ناگاہ دشمن نے حملہ کیا۔ نوجوان مسلح تھا قطع کلام کر کے اسیوقت کفار کے ساتھ مصروف کارزار ہو گیا۔ ایسی شدت سے حملہ آور ہوتا تھا کہ کافر پراگندہ ہو جاتے تھے۔ آخر کار نو نے یا دہ کفار بدشعار کو واصل جہنم کر کے اور زخموں سے خستہ ہو کر گھوڑے سے گرا میں فوراً اوسکے پاس پہونچا۔ دیکھا کہ خون میں نہایا ہوا ہے میں نے سانس کی آمد و رفت باقی دیکھ کر اوسکے سر کو اپنے زانو پر رکھا۔ اس حرکت سے اوس نے آنکھیں کھولیں۔ میرے چہرے پر نظر ڈالی اور خوب ہنسا پھر کچھ کہنا چاہتا تھا کہ آواز نکلنے سے پہلے طائر روح قید عنصری سے پرواز کر گیا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

شعر و سخن

ترکوں کا طرز عمل

از نتیجات کلک گہر سلک عالیجناب مسٹر محمود علیخاں صاحب جب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کنٹرولر پرنٹر آف ہاؤس ہولڈ ... متخلص بہ بیکس دام افضالہ

(خاص اودھ پنچ سکندری کے لئے)

میں نے دیکھا تھا جو ترکوں کا کبھی طرز عمل
صاحبان قوم کو آتا تھا ہرگز یقین
دیکھنے گے جسوقت دنیا کی روش اہل نظر
ہٹ گیا اسلام پر گستے خلافت تھی
یہیں نام ترک پر شہور تھی دنیا میں آج
جب سے بگڑی نسل عثمان کی شرافت تھی

یہ کہا تھا سلطنت کا ہو گا اب وہ بدل
سننے والے جانتے تھے میری باتیں بے عمل
خود ہی کہہ بیٹھے کہ کل قانون شریعت ازل
پھر ہاں کیا بتا زلیا جو ہو ضرب المثل
اونکے طرز خاص سے اسلام میں ہا ہلچل
قوم نے دیکھا خلیفہ کو کہا آگے کو چل

بیکس ناداں تری پرواز ہوتی دور کی
ہند میں رہکر ترے افسانہ ہو جاتے جو شل

ودلہ " جشن نوروز "

آج ہو دلمیں خوشی ہے سوا نوروز کی
آتے ہی آئی سال آخر چلا یا
دن مبارک ہو ساعت ہے خبر سال
خاص بلخ و کابل و ایران بیمار کیا
... آج جاری ہو

کان میں آ کر پڑی جیسے صدا نوروز کی
سال نو کی آمد آمد ہے بنا نوروز کی
اسلئے پڑھتے رہو دل سے دعا نوروز کی
خوش خبر سب کو سنا دو تو صبا نوروز کی
... فرما نوروز کی

سیر کرنے جاتے ہو تو دیکھا جو چمن ... میں
سیر کرتا ہوں جہاں کی ہے ہوا نوروز کی

بیکس تری شفقت کی ہر بات سے انداز ہے
یہ ٹپکتا ہو کہ آتی ہے صدا نوروز کی

ودلہ " غزل "

اُٹھ رہا تھا ابر قبلہ سے گھٹا چھائی ہوئی
کیا گھڑی تھی کیا دم تھی کچھ نہ پوچھو جو ہوئی
بادہ و باراں نے تخیل دلمیں پیدا کر دیا
کار جنگ تھا تیر دل پر چمکنا برق کا
سینہ کے آتے ہاتھ جو میں نے ساقی کو
گردن مینا جھکا کے کر دیا ساغر کو پر
آتش انبا اوسکا لانا اور مینا ایک تھا
مطرب بیان دل زیبا ناز میں تا ہوش
چار آنکھیں جب ہوئی جب جام و مینا ساقی کی
اونکی صورت کیسی تصویر بگھی ہوئی
رقص و سرود جب کیا طاؤس کی رفتار پر
ولید ما ہر اور جب نگاہ ناز سے
تیغ عریاں اور جوش دونوں ملکر ایک تھا
ورہا ہی حجلہ حجرہ میں خرام ناز ہے
دل کو رو کا میں اوسے ادھر جھکا کر گیا
تیری صنعت ہے یہ بلبل نہ چمکے دل ہی جب گئی
کون مطرب ہے پیمانہ اور ساقی کون ہو
میرا ساقی تھا گویا محبت ہو شراب

بادلوں میں دور تک بجلی بھری ...
ایک ساقی دور میں بھی جس قدر گھبرائی ہوئی
میں لگا کہ اگر آگے یہ تو اوس کی ادائی ہوئی
رو رہا آئی پہ طبیعت جو تھی جھلائی ہوئی
کیا ستم ہو تو بتا دے آج کیا کھائی ہوئی
دختر رز پر طبیعت ہی میری آئی ہوئی
اب ذرا اس تو طبیعت کچھ شیدائی ہوئی
آنکھ جسکی کہہ رہی تھی مجھ سے شرمائی ہوئی
لگے ہم تم سے عالم محو میں سودائی ہوئی
کاکلیں الجھیں زلف پر ساری بل کھائی ہوئی
شکل اونکی اللہ اللہ کیسی گرمائی ہوئی
رخ سنبل کیطرح خود جان شیدائی ہوئی
دل فریبی اوس ادا کی اسکی افزائی ہوئی
کچھ نہ پوچھو آنکھ اپنی ہوش کھائی ہوئی
کسی کی صنعت ہو تبادے مجھکو الجھائی ہوئی
مٹ گئی ساری خودی جب میں پلکائی ہوئی
کیا نشہ ہو جسکی سرخی آنکھ ہو چھائی ہوئی
اور مطرب ہو گیا جسکی شیدائی ہوئی

رات دن بیکس تو کہتا ہے فسانے عشق کے
پرسچ بتا دے کیا طبیعت ہو تیری آئی ہوئی

دعوت

من تصنیف منیف شاعر شیریں مقال سخنور نازک خیال جناب مولوی سید عبدالودود صاحب قدوہ بریلوی دام برکاتہم

جیسے بیٹے ڈھنگا ہو انگریزی قوم کا
ہند کھانے ہیں مغرور عوتوں کیو اٹھو
تو وزیر علیہ جشن اور وہ بھی روزہ بلاؤ
کھانے کھلاتے لوگ ان جیزوں کا عادی کیا
سیکڑوں تیار ہو ہوں میں کھانے خوش ادا
ایک بات و ترجیح ہو تو آخر کس طرح
ہر بڑی دعوت میں ہو یا ہیجا انتظام

بے تکلفی ہو عوتوں میں بھی ہو بڑی آن کا
ساتھ آتے ہیں ہر دعوت میں وہ ہی بیا
کچھ قسم اشیا پہ دعوت کا ہو گویا گمان
بسنیو کو نام آور دعوت پر صبا ہو گیا
جتنی بھی انکی ہو جدت اور بنوں مطلب
سنت جد و کیو کر رہ سکی برقرار
انکے نکلنے میں ہو ہر روز کی الم کو آتی ہو گا

خاکسار کی بھی اک جگہ تقریب شادی و بیاہ
سیکڑوں اشخاص ہوں تو کیا ہو انتظام
دو گھڑے سے دیگ کے باقی اگر ... کم از دو نان
جبکہ بچتے ہاتھ ... تو بیچ کا ... کم نہیں
ساتھ لیجائیں اگر ہم تو ... پیمانہ کا ...

تو ... ہوا ... کا ہو جاوے گر ...
اس حقیقت کو ... جو ... واقف ...

دیگیں اب ... کی اب ... ہوتی ...
اور دولت اور میسوں کا تو کچھ کہنا نہیں
کر رہا ہوں جو طبقہ اوسط کا میں یہ تذکرہ
مانگے پھرتے ہیں برتن انکو دعوت کیلئے
شام کو کھانا اگر ہو تو پہر کو بھیجئے
اور جو مدعو ہیں وہ ... کے دو ...
انکے گھر والوں کو بھی ہوتی ہے دعوت ...
نقش محبت کا جو منشا تھا سو وہ حال ہیں
وہ بھی ... جاتا ہے لہذا ...
مہمان ... ان پہ کیا بیتا پڑی
اور ابھی کھانے کی تیاری میں ...
دل ہی دل ... کہتے ہیں آج ...
اور گاڑی کی سواری ...
فلک میں ... ہوتے ہیں انتظام
ان کے ... مال ... تکلیف ...
بیت ... حال ...
... دعوت کا ہو اک شعر ...

اسکی شرکت تھی ہوتی ہو ... ایک ...
کسکے گھر سے لائے کوئی ...
نام ہی آنکھ سے ہو جاتی ہو ...
ایک برتن میں بلا پانی ...
بیٹیاں ہوں ... کہ وہ انکے ساتھ ہی ...

ایسے استعمال ... اثر ہوا ...
بس ... خود ... کرتے ... ہی ...

داغی ... ہوتی ہیں ... وہ بھی ...
دوڑتے پھرتے ہیں ...
جو کہ خود آتا ہیں ... خوشامد ...
اور ... قسم کے ہوتے ہیں ...
جلا ... ہیں ... تمام ...

یہ سمجھتے ہیں کہ آئے ہیں ...

کیونکہ ... بند ہیں ...

میزبان تھا کو اک ...
کیونکہ ...

آج کی دعوت میں آئے ...
یا ... زردوں کا ہے انتظار
اور گھڑی میں ... جا رہا ...
پڑھ رہا ہوں ...

دھوم ... گویا اک ...
دعوتوں ...
ایسی آسائش بھی تھا ...
اور نسبت ...

ایسا ... مجلس آپ سے بھی ہوتی ہے
خاندان میں آپکے بھی ہوتی ہوگی ...

آپکے زیر بھی شاید کوئی تو ...
بیشتر ... آپ ہی کا ...

جبکہ اقدام عمل میں آپ ہی کو عار ہے
پھر تو اس اصلاح کا اجرا بہت دشوار ہے

ظلم ہو ... کریگا جو کوئی ...
ہر ... کے ساتھ ہوا ...
ایک حرف ... سے ...

رحمت حق سے ...
ایک چنگاری بھی ہوتی ...
... دریا میں ...

یہ سمجھئے کبھی ضائع نہیں ہوتی مثال
ہر نمونہ کچھ نہ کچھ کرتا ہے اصلاح خیال

ولولۂ عقد بیوگان

یہ وہ نظم ہے جو ۱۴ مارچ کے جلسہ انجمن حمایت بیوگان اہل اسلام بریلی میں پڑھی گئی تھی۔

بعد بحث و تجربہ کے ہو گئی ...
جو مفاسد ہیں وہ ... معلوم ...
اقتصادی اور ...
مان ...
اب ضرورت ...
اپنے اپنے خاندانوں میں کریں ...

عقد ... نہیں ...
کون ...
... جاتے ہیں سب ...

اور ...
...
... کو ...

ہندو ... اب ہو ...
بیگمات اب بھی ...

مطبوعات جدیدہ

مدرسہ عالیہ قدیمہ فرنگی محل لکھنؤ کی سالانہ روداد

ہم نہایت مشکور ہیں اعلیحضرت قطب الوقت جامع علوم عقلی و نقلی علامۂ دہر ... افضل الفضلاء شمس العلماء حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ ابو ... محمد عبد المجید صاحب قبلہ دامت برکاتہم کے جنکی توجہات یادفرمائی سے دبدبۂ سکندری آفس کو مدرسہ مذکور کی سالانہ مطبوعہ روداد برائے ریویو بھیجی گئی ہے۔ ہم مدرسہ عالیہ قدیمہ کا ذکر خیر ہمیشہ اپنے ... میں کرتے رہے ہیں۔ اور اپنے ناظرین کرام کو بتاتے رہے ہیں کہ مدرسہ ... نے کیسی کیسی خدمتیں انجام دی ہیں اور اعلیحضرت قطب الوقت کی ذات بابرکات نے اپنے جد و جہد سے انوار علوم معارف سے کسطرح تاریک دلوں کو منور و مشرف فرمایا ہے۔ آغاز روداد میں اعلیحضرت قطب الوقت کا وہ بلیغ خطبہ زبان اردو میں چھاپا گیا ہے جو آپنے مدرسہ کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۱ فروری ۱۹۲۵ء میں خود حاضرین جلسہ کے روبرو ارشاد فرماکر مدرسہ کی تاریخ پر ایک گرانبہا احسان فرمایا تھا۔ جو روداد کے ... سائز کے ... صفحوں پر ختم ہوتا ہے اور ہر مسلمان کے پڑھنے کے قابل ہے۔ خطبہ گرامی ایسا جامع ہے جسکے بغور پڑھ لینے کے بعد مدرسہ کی تمام حالت واضح ہو جاتی ہے۔ اسکے بعد (۱) مسٹر سی ڈبلو گوئن ڈپٹی کمشنر لکھنؤ (۲) مسٹر ... کمشنر لکھنؤ ڈویژن (۳) مسٹر اوبرین حاکم بورڈ یوپی (۴) مسٹر ایس ایچ فریمینٹل حاکم بورڈ ... (۵) مولوی سر رحیم بخش کے سی آئی ای سابق وزیر اعظم بہاولپور (۶) مسٹر ایس آر ڈینیل آئی سی ایس جوڈیشل کمشنر اودھ (۷) پرنسپل ہیوٹ انجینئرنگ سکول لکھنؤ (۸) ... منیجر کورٹ آف وارڈس لکھنؤ (۹) صاحبزادہ آفتاب احمد خان ...

وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ، ایسے مقتدر اصحاب کے اردو اور انگریزی معائنے شائع کئے گئے ہیں جنسے معلوم ہوتا ہے کہ ان گرانقدر ہستیوں کی نظر میں مدرسہ کیا چیز ہے۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ ناظر صاحب دفتر مدرسہ عالیہ قدیمہ فرنگی محل واقع لکھنؤ سے اس روداد کو منگا کر ملاحظہ فرمائیں اور اس مفید ضروری درسگاہ کے قیام وبقا کے لئے اپنی تمام تر مساعی جمیلہ صرف کریں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اعلیحضرت قطب الوقت دامت برکاتہم کے وہ حوصلے جلد از جلد پورے فرمائے جو حسن علوم نوازی کے نقطۂ نظر سے آپ اسکے لئے رکھتے ہیں۔

اسی کے ساتھ کارروائی جلسہ سالانہ کی کاپی بھی ہے جس سے معلوم ہوا کہ جلسہ سالانہ میں علمائے کرام، حکام والا مقام، راجگان وتعلقداران وزمینداران، اساتذہ لکھنؤ یونیورسٹی، اطبا و ڈاکٹران مقامی و وکلا۔ اڈیٹران اخبارات دیگر مشاہیر ومعززین کی کیسی قابل فخر ہستیاں شریک جلسہ تھیں۔ اس سالانہ کارروائی پر ہم نے حال ہی میں اوسکے موقع پر مفصل لکھا تھا۔

گلزار ظرافت و سعادت

جناب چودھری محمد اسمٰعیل صاحب رحمانی اعجازی نے اس کتاب میں نہایت خوبی سے اسلام کی خوبی اور عظمت اور نماز کی فلاسفی بیان فرمائی ہے۔ نیز حضرت سرور کائنات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور محبت ایمان کی نشانی ہے قرآن عظیم اور حدیث شریف سے ثابت کی گئی ہے اس سے آپ سات فائدے اٹھا سکتے ہیں (۱) یہ کہ یہ کتاب ایسی ملیح ہے کہ اس سے آپکی روح تازہ اور دین زندہ ہو جائیگا۔ اور (۲) واعظ ایسی ہے کہ اسکا وعظ آپکے دل میں کیفیت ورقت طاری ہوگی۔ (۳) معلم ایسی ہے کہ عجیب وغریب باتوں کی تعلیم دیگی (۴) معالج ایسی ہے کہ کثیر المنفعت اور آزمودہ نسخہ جات سے ضعف باہ کا ذخیرہ قابل فخر بناتا ہے۔ (۵) استاد ایسی ہے کہ عجیب وغریب نکات آپسے بیان کریگی (۶) اور مجیب ایسی ہے کہ دقیق دقیق سوال اور معمے و چیستان کے جواب باصواب سے آپکو لاجواب کر دیگی اور ظریف ایسی ہے کہ مغموم سے مغموم کو بھی خرم بنا دیتی ہے مختصر یہ کہ باب چہارم میں بیان دلبری کی اہم ... ایسی گفتگو سے ایک مردہ دل بھی زندہ دل ہو جاتا ہے ... ناول کے پیرایہ میں اسکو لکھا ہے کہ ... رنگ سے اندر دل کو سرور اور آنکھوں کو نور دیتے ہیں قیمت ۱۲ آنہ

بمحصول ذمہ خریدار مگر جو صاحب ۸ آنہ کے ٹکٹ بھیجینگے انکو صرف ماہ رمضان شریف تک بنصف قیمت ۶ آنہ پر ارسال کیجاویگی جلد طلب کیجئے ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا
پتہ: منیجر اسلامی رحمانی کتبخانہ۔ ڈاکخانہ پچم گاؤں ضلع ہزاری باغ بارہی (بنگال)

مراسلات

(اڈیٹر کے لئے نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

لارڈ ریڈنگ کا عہد حکومت

(المیونی کیٹیڈ)

اب کہ ہز اکسلنسی لارڈ ریڈنگ کا عہد حکومت ختم ہوگیا اور وہ یکم اپریل ۱۹۲۶ء کو بمبئی میں اپنے عہدہ کا چارج لارڈ ارون کو تفویض کرکے ولایت تشریف لیجا رہے ہیں انکے کام پر ایک نظر بازگشت ڈالنا خالی از دلچسپی نہیں۔ لارڈ ریڈنگ کے عہد حکومت کا آغاز آج سے پانچ سال قبل ایک ایسے زمانہ میں ہوا جو کئی حیثیتوں سے سیاسیات ہند کی تاریخ میں اپنی نظیر نہ رکھتا تھا اور جو ہمیشہ ایک نہایت پر آشوب زمانہ کے نام سے یاد کیا جائیگا۔ اس زمانہ میں جہاں ایک طرف مالیات کی حالت ابتر تھی وہاں دوسری طرف مسئلہ ترکی غیر معمولی تشویش کا باعث بنا ہوا تھا اور تحریک عدم تعاون اپنے منتہائے عروج پر ہونے کے سبب عوام میں ایک عجیب قسم کی برانگیختگی پیدا ہوگئی تھی۔ ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں ہندوستان کی عنان حکومت دست اختیار میں لینا کوئی آسان کام نہ تھا اور یہی وجہ تھی کہ جب لارڈ ریڈنگ ویسرائے بنکر یہاں تشریف لائے تو بعض حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ اگرچہ لارڈ موصوف سلطنت برطانیہ کے قابل ترین مدبروں میں سے ایک ہیں لیکن تاہم انکے لئے حالات کا مقابلہ کرنا نہایت مشکل ہوگا۔ اگرچہ بعد میں جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں یہ خیال غلط ثابت ہوگیا لیکن اسوقت انکی صحت میں شک کرنیکی جرأت بہت کم ہوتی تھی۔ اب کہ لارڈ ریڈنگ کی حکومت کو ختم ہوئے پانچ سال ہوگئے ہیں اور ماضی اور حال کی روشنی میں انکی کامیابی کا اندازہ کرنا دشوار نہیں ان چند سطور میں بعض اہم امور کی مختصر طور پر تفصیل کیجاتی ہے۔

ایالات ہند میں جو اصلاح ہوئی ہے وہ اتنی نمایاں ہے کہ اسکی تشریح و توضیح کرنی سراسر بے ضرورت معلوم ہوتی ہے ایجاب عدم تعاونیوں کی مخالفت اور سوراجیوں کی مزاحمت کے باوجود اصلاحات کو غیر متوقع کامیابی ہوئی جسکا یہی ثبوت ہے کہ جہاں بہت سے سخت قوانین منسوخ ہوگئے وہاں بعض مفید قوانین بھی معرض وجود میں آگئے۔ امیر افغانستان اور دارم نیپال کے ساتھ صلح۔ فوج کو ہندوستانی بنانے کی ضرورت پر زور دینا۔ رائل انڈین نیوی کا قیام۔ ہند یان جنوبی افریقہ کی حمایت۔ کاشتکاروں کی فلاح و بہبودی کی تدابیر کا بروے کار لانا وغیرہ وغیرہ ایسے اہم اور تاریخی واقعات ہیں جو کبھی فراموش نہیں ہوسکتے۔ نامناسب ہوگا اگر اسی فہرست سے واقعات میں سے محصول روئی وغیرہ کی منسوخی کا ذکر نہ بھی کردیا جائے کیونکہ محصول روئی کی منسوخی بھی لارڈ ریڈنگ کے عہد حکومت کا ایک شاندار کارنامہ ہے۔

حالات و واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کسی شخص کو یہ تسلیم کرنے میں تامل نہیں ہوسکتا کہ لارڈ ریڈنگ کا عہد حکومت کا آغاز ایک سخت پر آشوب اور حوصلہ فرسا زمانہ میں ہوا لیکن اسکے باوجود آپنے اپنے غیر معمولی تدبر سے کام لیکر نہ صرف ملک میں بے چینی کے بڑھتے ہوئے طوفان کو روکدیا بلکہ حالات کی ایسی اصلاح کی کہ بایدوشاید اور فی الحقیقت یہ آپ ہی جیسے کار آزمودہ تجربہ کار اور قابل حکمران کا کام تھا جب آپکے عہد حکومت کی تاریخ لکھی جائیگی تو آپکی کامیابیاں تاریخ کے ہر صفحہ پر درخشان نظر آئینگی اور آپکو ہندوستان کے وائسرایوں میں ایک نہایت ممتاز اور قابل رشک جگہ دیجائیگی۔

اس سلسلہ میں یہ کہنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ لیڈی ریڈنگ نے آپکو بہت امداد دی اور انھوں نے اپنے طور پر بچوں اور عورتوں کی بڑھی ہوئی شرح اموات کو کم کرنے کیلئے جو عظیم الشان کام کیا وہ ہندوستان کی موجودہ اور آئندہ نسل کو ہمیشہ یاد رہیگا۔ ناانصافی ہوگی اگر آخر میں لارڈ ریڈنگ کو ان کی عظیم الشان کارگزاریوں اور کامیابیوں پر مبارکباد نہ دیجائے

سر سلیم ہیلی کی قدر افزائی

(کمیونی کیٹڈ)

یہ خبر یقینی طور پر بڑی مسرت کیساتھ سنی جائیگی کہ ہمارے صوبہ کے اور ہردلعزیز گورنر سر سلیم ہیلی کو کارپس کرسٹی کالج آکسفورڈ نے جسمیں آپ سنہ ۱۸۹۰ء سے لیکر سنہ ۱۸۹۳ء تک تعلیم پاتے رہے ہیں اپنا اعزازی فیلو منتخب کیا ہے۔ کالج مذکور میں آپکا زمانہ طالبعلمی نہایت ممتاز رہا اور آپنے اس زمانہ میں کئی قابل رشک اعزاز حاصل کئے۔ جناب گورنر کو فیلو منتخب کرکے کالج نے نہ صرف سر سلیم کو انکا حق دیا ہے بلکہ اپنی شاندار روایات بھی قائم رکھی ہیں۔ سر سلیم کی شہرت بحیثیت ایک اعلی منتظم مدبر اور عالم فاضل کے غیر محدود ہے اور آپ انگلستان اور ہندوستان میں یکسان طور پر غیر معمولی قابلیت کے مالک سمجھے جاتے ہیں۔ سول سروس میں داخل ہونے کے بعد سے ابتک آپ کئی بڑے بڑے عہدوں پر مامور ہوتے چلے آئے ہیں اور بحیثیت گورنر پنجاب آپکو ملکی نظم و نسق میں ایسی نمایاں کامیابی ہوئی ہے کہ آپکے مخالف بھی آپکے تدبر کا لوہا مان گئے ہیں ہمیں اس بیداعزاز کی خبر سے بہت خوشی حاصل ہوئی ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اس سے آپکے مداح و معترف بیحد مسرور ہونگے اور ہر طرف سے آپکو دلی مبارکباد دیجائیگی۔

واقعہ سخت جانکاہ قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور

نبودے دیدگانم تا ندیدے
چنین آتش کہ در عالم فتادے

آج ۲۴- مارچ سنہ ۲۶ء چہارشنبہ کا دن وہ قہرناک دن ہے کہ جس نے تخت علم کو بھی مات کردیا۔ اس سے حسرت ٹپک رہی ہے آنکھوں سے یاس برس رہی ہے۔ چاروں طرف رنج و الم کی گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ حزن و یاس۔ ہر جگر خراش۔ خدا کرے ایسا نامبارک اور منحوس دن کسی کمبخت سے کمبخت دشمن کو بھی نصیب نہو جس نے مشرق سے مغرب تک قیامت خیز ماتم برپا کرکھا ہے۔ نہایت افسوس و حسرت ہے کہ آج علوم عقلیہ کے ماہر سالکین طریقت کے ملجا حضرت مولانا مولوی صوفی **سید عبدالعزیز صاحب** اس دوست گلشن دین نوازرہنما اور نامہربان جفاشعار زمانہ سے متنفر ہوکر اپنے ازلی محبوب اور اصلی مقصود سے جاملنا ہے یا یوں کہا جاوے کہ آفتاب جہانتاب نے اس ملک سے اپنا منہ پھیرلیا ہے یعنی کرتا فی جگہ عالم بقا کو اپنی شعاعوں سے روشن بنایا افسوس ملک ہند تو ویران ہوگیا [illegible] تب جلوہ علوم کی

مولانا عبدالحق صاحب خیرآبادی کے تلامذہ میں یکتائے عصر علم لدنی میں شریعت کے ، طریقت و معرفت کے بادشاہ حضرت مولانا مولوی شاہ نواز صاحب صابری کے یگانہ جانشین تھے۔ آخری وقت میں علوم ظاہر کے فیوض سے دنیا کو مستفیض فرماکر علوم باطن کی طرف مائل ہوگئے تھے۔ اس ذوق و شوق سے اسقدر ترقی کی کہ چند ایام سے سوا نماز اور ذکر و شغل کے ہر طرف سے اعراض تھا یہ خاص کمال تھا کہ باوجود کمال ظاہری غفلت کے ٹھیک وقت پر ہر ایک نماز ادا فرماتے اور کسی رکن میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہ تھا انتقال سے کچھ عرصہ پہلے عشق الٰہی کی تشنگی محسوس۔ نہ حد تک میں قلب پر ہوتی تھی سینہ پر دونوں ہاتھ باندھکر تیار ہو چکے تھے کہ اور حسرت زدہ حال بندہ ہیں اور اپنی جان پاک خدا کو اپنے جلال لم یزل ولا یزال سے مشرف فرماکر جدائی کا پردہ دور کر دیا۔ الحمدللہ علی ذالک۔ جسطرح مرحوم نے زندگی میں بیاد اور اہل دنیا نے ظاہری و باطنی فیوض حاصل کئے انشاء اللہ اسیطرح تا قیام قیامت آپکا فیض لازوال جاری رہیگا کیونکہ مولانا مولوی سید مظفر صاحب انبیٹھوی و حافظ محی الدین صاحب خیرآبادی سجادہ نشین درگاہ کھیری اور مولوی حافظ سید محمد انعام اللہ صاحب قدوسی گنگوہی آپکے جائز جانشین موجود ہیں اور ایک نہایت سعید و متین بیٹے مولوی سید اکبر علی صاحب قدم بقدم اپنے والد صاحب کے اپنی یادگار چھوڑے۔ آپکو خزانہ عامرہ ہز ہائنس جناب والی ریاست رامپور دام اقبالہ سے بسلسلہ مصاحبت و تعلیم جناب نوابصاحب بہادر دام اقبالہ مبلغ یکصد روپیہ بطور ہدیہ پیش ہوا کرتے تھے۔ امید ہو کہ اب نوابصاحب بہادر اپنی فیاضی و قدر دانی علمی سے اپنے خزانہ عامرہ سے بدستور اُنکے صاحبزادہ سید علی اکبر کی پوری دستگیری فرماکر اپنے شفیق استاد کی روح پر فتوح کو مسرور و محظوظ فرمادینگے اور نیز مولانا مرحوم جیسے برگزیدہ عالم و ولی کے مزار شریف کی عمارت اور سالانہ عرس کے لئے کوئی رقم مقرر فرماکر مستحق برکات الٰہی ہونگے۔

ماتم بیکے ناظر اخبار دبدبۂ سکندری

عربی کے فاضل مدرسین و طلبا شائقین سے التماس

(از جناب ناظر صاحب مدرسہ عالیہ قدیمہ فرنگی محل واقع لکھنؤ)

(۱) مدرسہ عالیہ قدیمہ فرنگی محل (واقع شہر لکھنؤ) میں مختصرات و متوسطات و مطولات پڑھانے کے لئے ایسے چند مدرسوں کی ضرورت ہے جو درس نظامی میں پورا عبور رکھتے ہوں اور تدریس میں انکو مہارت ہو متوسط الخیال ہوں تنخواہوں کی طے بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے درخواستوں کے ساتھ اسنادیں بھی شامل ہوں تو بہتر ہے۔

(۲) ماہ شوال سے طلبا کا داخلہ شروع ہوتا ہے پس وہ شائقین طلبا جو لفقہ انضباط اور پابندی کے ساتھ اس مدرسہ سے فیضیاب ہونا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں شوال کے پہلے ہفتے تک بھیجدیں اور منظوری کے بعد تشریف لانیکا قصد کریں۔ ورنہ ممکن ہو کہ اون حضرات کو بیکار زحمت ہو اور انکو ندامت ہو۔

(۳) غیر مستطیع طلبا کے لئے جدید وظائف کا انتظام کیا گیا ہے جو ابتدائے اول و درجہ عالم و درجہ فاضل کے ساتھ مخصوص ہیں

(۴) فارسی و اردو و حساب میں مہارت رکھنے والے کی بھی ضرورت ہے جسکی تنخواہ حسب قابلیت ہوگی۔ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔

(۵) یہ سب درخواستیں بنام نامی اعلحضرت ناظم صاحب قبلہ مدظلہ العالی جلد سے جلد موصول ہونا چاہئیں۔

قبول اسلام

(از جناب مولانا قاضی احسان الحق صاحب نعیمی ... جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ بریلی)

مسمی دیا چند ولد سوگند چند قوم بقال اور مسماۃ نرائنی دلیدہ دو شنبا قوم کوری نے حضرت اقدس عالیجناب مولانا مولوی مفتی شاہ محمد حامد رضا خانصاحب قادری زیب سجادہ عالیہ رضویہ کے دست حق پرست پر بطیب خاطر اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام علی الترتیب عبداللہ و بسم رکھے گئے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

جلسہ تعزیت مولٰنا عبدالکریم صاحب درس

(از جناب محمد صاحب عمومی جماعت رضائے مصطفٰے بریلی)

آستانۂ عالیہ رضویہ پر مولانا عبدالکریم صاحب درس کی خبر وفات نہایت رنج و غم کیساتھ سُنی گئی۔ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء کو بعد نماز جمعہ مسجد آستانہ مین زیر صدارت حضرت زیب سجادہ آستانۂ عالیہ رضویہ حضرت مولانا مولوی قاری شاہ محمد حامد رضا خانصاحب جلسہ فاتحہ خوانی منعقد ہوا فقیر نے مختصر تقریر مین مولانا کے فضائل و کمالات بیان کئے۔ آخر مین فاتحہ خوانی ہوئی۔ اور مولانا کے وصال پر عمیق رنج و غم و پسماندگان کیساتھ اظہار ہمدردی کی تجویز پاس ہوئی۔

دیسی ریاستین

سابق مہاراجہ اندور کا ابتدائی عشق

(اخبار بنگال سے سید حیدر رضا کے مضمون کا خلاصہ)

مہاراجہ اندور بچپن ہی سے قدرت کی نیرنگیون اور حسن آفرینیون کے مداح و شیدا رہے ہین جب یہ نوجوان شہزادہ ابھی کمار اوستھا مین ہی تھا تو ایک دن باغ مین سیر کرتے وقت اسکی نظر ایک مرجھائے ہوئے پھول پر پڑی جسے دیکھتے ہی اسنے ایک آہ سرد بھری اور اُس شاخ کے پاس پژمردہ و افسردہ دل ہو کر کھڑا ہو گیا ایک درباری کو جو اس وقت حضوری مین تھا اور باغبانی اور علم نباتات کا کچھ علم تھا اسنے پھولون کے بیج سے لیکر انکی بالیدگی کی مختلف منزلون کے متعلق نابالغ مہاراجہ سے بات چیت شروع کی اور وہ کوئی دو گھنٹہ تک کھڑا ہوا اسکی گفتگو سنتا رہا۔ آخر یہ بولا کیا یہ غنچۂ پژمردہ کسی حالت مین بھی اپنی کھوئی خوبصورتی کو حاصل نہین کرسکتا۔ درباری نے بتایا کہ بالکل نہین ایسا ہونا ممکن ہی نہین۔ مہاراجہ بولے کیا اگر مین چاہون تو بھی ایسا نہین ہوسکتا۔ درباری نے جواب دیا کہ مہاراج [illegible] ہے قدرت کے کامون مین کسی کو دخل ہی نہین ہے۔

پھر اس ریاست کا فائدہ ہی کیا؟

درباری کا یہ جواب سنکر مہاراجہ بولا کہ اگر میری ہر ایک خواہش پوری نہین ہوسکتی تو پھر اس ریاست اور جہانبانی سے فائدہ ہی کیا ہے اس واقعہ سے بخوبی واضح ہوسکتا ہے کہ مہاراجہ کا ذہن بچپن ہی ایسا تھا۔ جو کسی قسم کی رکاوٹ کو برداشت ہی نہین کرسکتا تھا

ممتاز کو حاضر کرو

جب مہاراجہ کے دربار مین ممتاز کے حسن عالم افروز اور طاؤس وش خصائل کا چرچا پہلی مرتبہ ہوا تو وہ کھڑا ہو گیا اور ایک وزیر کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر مین ممتاز کو اس جگہ مانگتا ہون۔ اسوقت ممتاز امرتسر مین تھی جو اندور سے کئی ہزار میل کے فاصلہ پر ہے اور ایک ہفتہ کی مدت بمشکل آنے جانے کیلئے ہی کافی تھی۔ باقی انتظامات کا تو ذکر ہی کیا ہو لیکن ہمیشہ [illegible] اپنے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کی تعمیل کرا کر ہی رہا اور جبتک ایک ہفتے کے اندر اندر ممتاز بیگم کو اسکے حضور مین پیش نہ کر دیا تب تک اسنے کسی کام کاج کو ہاتھ نہ لگایا۔

ممتاز بیگم سے بیحد محبت

ممتاز بیگم کے ساتھ مہاراجہ ہلکر کو بڑی محبت تھی اندور کے محلات مین انھون نے ممتاز کی آسایش اور عیش و عشرت کیلئے جو شاہانہ سازو سامان مہیا کئے تھے اس سے قطع نظر اس بیحد محبت کا ثبوت بھی اسوقت ملا جبکہ مہاراجہ ممدوح ممتاز کو ساتھ لیکر سنہ ۱۹۲۱ء مین لندن تشریف لائے تھے [illegible] ایک ڈیوک کا مکان خاص طور پر مہاراجہ صاحب کے لئے حاصل کیا گیا۔ جسے سنہری [illegible] اور رنگین غالیچون وغیرہ سے آراستہ کیا گیا تھا اور انکے دربار مین آنے جانے کی اجازت صرف معدودے چند خاص خاص وزیرون کو ہی تھی۔ ان معدودے چند وزیرون کے زمرے مین شامل ہونے کا فخر [illegible] حاصل تھا۔

ممتاز کو نہین البتہ ریاست کو چھوڑ سکتا ہون

ایک دن مہاراجہ نے ممتاز بیگم کے لئے پچاس ہزار پونڈ کے جواہرات خریدے لیکن اسدن شام کو ممتاز کی طبیعت ذرا ناساز ہو گئی اسپر مہاراجہ صاحب کو سخت ملول خاطر پاکر جن [illegible] مہاراجہ کو [illegible] کہا کہ تعجب ہے کہ آپکو اندور کی ریاست زیادہ عزیز ہے یا ممتاز جیسی ایک رنڈی۔ مہاراجہ خود کو مسکرائے اور فرمانے لگے

تم لوگ لندن میں آکر بہت چالاک شریر ہو جاتے ہو اسلئے میں تمہاری باتوں کو کچھ بھی نہیں سکتا اور نہ ایسے عیارانہ سوالوں کا جواب دے سکتا ہوں۔ اسلئے میں آپکے سوال کو حل کرنے کے لئے اپنے وزیر اعظم سے مشورہ کرونگا۔ اسی شام کو تھوڑی دیر بعد جبکہ مہاراجہ ابھی اسی پُر ملال حالت میں تھے انگلستان کے ایک مشہور و معروف نوجوان لارڈ جنکے ساتھ مہاراجہ کی بے تکلفانہ راہ و رسم تھی۔ بول اٹھے میری بادشاہت یا ایک قاش چونکہ مہاراجہ انگریزی اچھی نہیں سمجھتے تھے اسلئے انھوں نے میری طرف پر اشتیاق نظر دوڑائی کہ لارڈ نے کیا کہا ہے جب میں نے لارڈ موصوف کی بات کا مطلب مہاراجہ صاحب کو سمجھایا تو وہ کہنے لگے کہ یقیناً شکسپیر انسانی طبائع کو سمجھتا ہوگا ورنہ ہم سے کسی کو اس بات کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ لارڈ کی زبان سے اسوقت جو الفاظ اتفاقیہ نکل گئے تھے وہ اسقدر جلدی پورے ہونیوالے ہیں۔

دار الریاست مصطفیٰ آباد عرف رامپور

یکم اپریل کو صبح کے وقت سر [illegible] ہز ہائنس مہاراجہ بہادر فرمانروائے ریاست الور دام اقبالہٗ بذریعہ اسپیشل ٹرین رامپور تشریف لاکر اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم کے مہمان ہوئے ہیں۔ جو خلوص و یکجہتی سرکارین میں ہے اسکے اقتضا سے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر لوازم مہمانداری عمل میں آ رہے ہیں مفصل ہم آئندہ لکھینگے۔

حضور جناب مولا مشکلکشا علی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی شہادت کی تقریب میں ۱۹ سے آج ۲۱ رمضان مبارک تک امام باڑہ قلعہ معلی میں مجالس عزا نہایت پُر خلوص طریق سے ہو رہی ہیں جن میں بنفس نفیس اعلیحضرت بندگانعالی دام ملکہم اور حضرات اہل خاندان اور حکام سول و ملٹری و معززین شہر شریک ہو کر حسنات حاصل کرتے رہے۔ ہر روز اختتام پر شیرینی تقسیم ہوتی رہی اور لنگر مساکین و محتاجین کیلئے جاری ہے

کل صبح سے ابر غلیظ محیط آسمان رہا اور پریشان کن ہوا چلتی رہی پچھلے دن میں تقاطر ہوا۔ شب میں پانی برسا۔ مشیت ایزدی کسوقت کہ فصل ربیع کاٹی جا رہی ہے اور آسمانی حالت یہ ہے۔ مسبب ہے وہ اپنی مصلحتیں آپ ہی خوب جانتا ہے۔ آج دھوپ تیز کھلی ہوئی ہے

خلاصہ خبرین

کپورتھلہ کے حکمران مہاراجہ صاحب بہادر ۲۰ مارچ کو رات کے دس بجے کی ٹرین سے بعزم یورپ دار الصدر سے روانہ ہوئے۔ راستے میں بتقریب مسند نشینی مہاراجہ صاحب گوالیار میں دو دن قیام فرمایا۔ اور شکار کھیلا۔ ایک شیر نر دس فٹ تین انچ لمبا شکار کیا۔ یہاں سے ۲۱ مارچ کو ہز ہائنس بمبئی تشریف لے گئے اور وہاں نئے وائسرائے بہادر کی آمد پر انکا استقبال کیا۔ ۳۔ اپریل کو نلدرا جہاز پر عازم ولایت فرما اسی جہاز پر وائسرائے ریڈنگ انگلینڈ جا رہے ہیں۔

جدید وائسرائے لارڈ اروِن بالقابہم یکم اپریل کو بمبئی وارد ہوئے۔ نہایت شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ مہاراجگان بیکانیر، کپورتھلہ، جودھپور، سروہی، کولہاپور، بھرتپور، نوانگر سانگلی وغیرہ استقبال کے لئے تشریف لائے تھے انکے علاوہ گورنر بمبئی، کمانڈر انچیف افواج ہند، ججان ہائیکورٹ، ممبران کونسل، و دیگر سر بر آوردہ اصحاب بھی موجود تھے۔ ۳۔ اپریل کو لارڈ ریڈنگ بمبئی سے بذریعہ جہاز نلدرا روانہ ہو گئے

دتیا اسٹیٹ سے خبر آئی ہے کہ یہاں ہفتہ اطفال بہت اچھا رہا اور ہز ہائنس نے چار انعام ہفتہ کے لئے لیڈی ریڈنگ صاحبہ کے نام سے مقرر فرمائے ہیں جو بہترین اطفال کو دیئے جائینگے۔

مہاراجہ صاحب (کنارہ کش) اندور ٹائمس آف انڈیا کی روایت کے بموجب ۲۰ مارچ کو بغرض سیاحت یورپ بمبئی سے کراچی روانہ ہو گئے جسوقت مہاراجہ روانہ ہو رہے تھے تو اسٹیشن کے اندر اور باہر اژدحام کثیر تھا۔ ایجنٹ گورنر جنرل کے سکرٹری مسٹر جے ڈیوس اور دوسرے معتمد و سرکاری اہلکار انکو الوداع کہنے موجود تھے۔ کراچی پہنچکر مہاراجہ برٹش ہوسٹل میں ایک بند کمرے میں بیٹھے، جہاں سرکاری ملازمان کا پہرہ ہے کسی کو پاس آنے کی اجازت نہ تھی۔ جہاز میں ۸ فرسٹ کلاس کمرے انکے لئے مخصوص ہیں۔

دھولپور کے ہز ہائنس مہاراجہ رانا صاحب بہادر کے راج ترک کرنیکی خبر کی پرزور تردید کی گئی ہے۔ ہز ہائنس یورپ میں تفریح کرتے ہیں۔ مہاراجہ رانا بہادر کو اپنی رعایا کے ساتھ انتہائی پریم ہے۔

سمن بنام مدعا علیہ بغرض جوابدہی و حاضری

اصالتاً یا وکالتاً واسطے قرار داد امور تنقیح طلب یا انفصال کے

بحکم جناب سینیر منصف صاحب بہادر عدالت ملک (ریاست رامپور)

(دستخط جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب بہادر افسر سررشتہ و مہر عدالت ملک رامپور)

نمبر مقدمہ ۵۱ (دستخط احمد صاحب جوڈیشلی)

بنام ... سنگھ ولد ... سنگھ قوم ... ساکن ... مدعی بنام ... ولد ... بنام ... ساکن ... موضع ... تحصیل ... ضلع بریلی و ... ساکن ... تحصیل ... ضلع بریلی مدعا علیہم

جو کہ مدعی نے ایک نالش تمہارے نام ... بابت ... کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے اور بذریعہ سمن ہذا مع نقل عرضی دعویٰ اطلاع دیجاتی ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً کچہری عدالت ہذا میں حاضر ہو اور جواب دعویٰ مذکور کی کرو اور تمکو چاہیے کہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اپنے ساتھ لاؤ اور تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تاریخ مذکورہ پر تم حاضر نہو گے تو امور تنقیح طلب بغیر حاضری تمہاری قرار دیے جاوینگے اور بحالت عدم ضرورت امور تنقیح طلب کے انفصال قطعی مقدمہ کا ہوگا اور پھر کوئی عذر مسموع نہوگا۔

یہ سمن بدستخط و مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء جاری کیا گیا۔

اطلاعنامہ

بحکم جناب سینیر منصف صاحب بہادر عدالت ملک (علاقہ ریاست رامپور)

(دستخط جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب بہادر سینیر منصف و مہر عدالت)

نمبر مثل اجراء ۹۷ نمبر مثل ۱۹۱ دیوانی صیغہ اجرائے ڈگری

العبد مطابق حکم ہے بدستخط احمد صاحب جوڈیشلی

بنام ... ولد ... رام قوم ... ساکن فتح پور پرگنہ ... تحصیل (ریاست رامپور)

درخواست اجرائے ڈگری منجانب کاشی پرشاد ... وارث ... پرشاد ... قوم ... ساکن ... منجانب ... وکیل ... تمہارے نام بابت دعویٰ ... پیش ہوئی ہے لہذا اطلاعنامہ ہذا بمراد اطلاع تعمیل زر ڈگری بنام تمہارے جاری ہو کر لکھا جاتا ہے کہ بتعیین تاریخ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء تعمیل زر مطالبہ مذکورہ کرو ورنہ بعد انقضائے میعاد مذکور بالا کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی اور پھر کوئی عذر مسموع نہوگا۔ فقط

المرقوم ۱۳ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء

اطلاع عام
بجھی بولی کے نیچے ہونیکی تیل کا رعایتی اشتہار

... شائع ہو رہا ہے جسکی اصل قیمت لاگت اور محنت کی قریب قریب ہے مقرر ہے ... ضرورت کے تقاضوں سے تنگ آ کر ہمیں کچھ وقت کیلئے پیام قیمت کا اعلان ... اور نصف قیمت ... نصف ... ماہ اپریل تک ... بدستور ... کی بیماری میں ... آدمی ... تک ...

انکو کچھ جادو ہی دل جانتا ہے۔ اس تیل کی ادنیٰ تعریف یہ ہے کہ اگر سورج گرہن کے وقت اسکا استعمال کیا جائے صرف ایک ہی روز میں دماغ و نیا میں ... اور کھوپڑی عجیب ... کیا اس سے بڑھ کر کوئی کرامت ہو سکتی ہے۔ ... گذشتہ ... ہمیشہ ... جادو ... کا منتظر ہے جن حضرات نے استعمال میں آنکھا ہے اگر وہ میری تحریر سے ... اسی اخبار میں شکایت چھپوا کر دیکھو اور تمام معاونین کو شکریہ کا موقع دیں تا کہ اسکی اصلیت کیجا سکے۔ ... جن حضرات کے آرڈر اس ماہ میں موصول ہوئے اور ہو رہے ہیں انسے خود عرض ہے کہ اس ماہ مبارک (رمضان شریف) میں کم فرصتی کی وجہ سے ۲۰ اپریل تک اس فقیر کو ان حضرات کی تعمیل آرڈر سے معذور سمجھا جائے بلکہ خط کے جواب کی بھی تکلیف نہ دیجائے اپنا اپنا آرڈر بھیجتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰ اپریل کے بعد بشرط زندگی فوراً تعمیل ارشاد کروں گا۔

خادم منیجر

نوٹ۔ عجیب و ... مجرب نسخہ کیا ہی نایاب دست غیب ہے۔ ... ملیگا۔ بزرگوں کا عطیہ ہے۔ کوشش کیجئے گا۔ کامیاب ہو جائیگی۔ مشکوک سوالات کے اور انکے جواب سے معاف فرمائیے گا۔

خادم الفقراء

صوفی محمد شمس الدین صاحب ... کیمپ فیروزپور صدر بازار پنجاب

ایک رات میں کالا جادو

آپ بھی اگر زندگی کا خدا ... اٹھانا چاہتے ہیں دنیا میں ... اور ... ہونا چاہتے ہیں ... تو کسی پری رخسار سے دل لگایئے عمل کب ... ہمارا ... مجرب بے نظیر ... ایک تعبیر سے ہمارے ہاتھ لگا ہے۔ صرف ایک رات میں کامیابی ہوتی ہے کسی ... کے گھر ... قبرستان جانا نہیں پڑتا معشوق خواہ کیسا ہی پتھر دل کیوں نہو ماہی بے آب کی طرح تڑپ اٹھیگا اور جبتک ملاقات نہ کریگا اوسکو کسی پہلو قرار نہ آئیگا اور ... علیحدہ نہو گا بلکہ دشمن دوست بنجائیگا فیس کام ... ترکیب صرف دو روپیہ ... بشرط رازداری کی حلفیہ تحریر ہمراہ آنی لازمی ہے ورنہ تعمیل ہرگز نہوگی۔ غلط ثابت ہونے پر دام واپس کئے جاسکتے ہیں۔

پتہ۔ دی آل انڈیا میجیکل ہوس بھاولپور پنجاب

بشارت تازہ

... قالین ... کی خدمات ... میں ... برادران ... اسلام ... صنعت و حرفت ... قالین کی بنا ڈالی ... اب ... قالین ... اسی ... وغیرہ ... علاوہ ... قالین ... کامیابی ... خط و کتابت کیجئے۔

ولی محمد وراج محمد قالین باف۔ احمد نگر ملک دکن۔

شمشیر بازار

کیا آپ ہندوستانی ہیں؟

اگر آپ ہندوستانی ہیں تو آیورویدک ادویات آپکو فائدہ پہنچا سکتی ہیں وہ دیگر ادویہ سے بہتر ممکن ہونگی کیونکہ آپکا جسم ہندوستانی آب و ہوا کا پروردہ ہے اور آیورویدک ادویہ ہندوستانی آب و ہوا کے عین موافق ہیں بشرطیکہ انکے تیار کرنے کا طریقہ درست ہو تو یہی خصوصیت ہیں جو ہمیں دایورویدک ادویہ کی جان اور ایورویدک کا لب لباب ہو نہایت جانفشانی اور موافق موسمی کر کے تیار کی گئی ہیں۔ وہ مقویات مزاج عالم

آتنک نگرہ گولیاں

ہیں جو تقریباً نصف صدی سے ہندوستان اور ممالک غیر میں اپنی فتح کا ڈنکا بجا چکی ہیں اور روز بروز ترقی کر رہی ہیں۔ ہر قسم کی کمزوری کو رفع کر کے اصلی مردمی طاقت اور توانائی دیتی ہیں ضعیف اور بیچ خون کی خرابی و کمی وریہ کی ہر قسم کی شکایت، جریان، احتلام، نامردی کو دور کر کے پوری صحت بخشتی ہیں۔ انسان کی ٹوٹی ہوئی زندگی کو ازسرنو درست کرتی ہیں۔ قیمت ربع خام کی غرض سے فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

سرمہ آنکھ جو انسان کے لئے نہایت ضروری اور بے بہا تحفہ ہو اگر اسمیں کسی قسم کا خسارہ آیا تو لطف زندگی سے بے بہرہ ہو جاتا ہو۔ آنکھ کی جملہ شکایات۔ سرخی، پھولا، پانی کا بہنا، کم دکھلائی پڑنا وغیرہ کو دور کر کے پوری صحت دینے والی ایورویدک سارہ سرمہ ننند سار ہوتی ہو۔ قیمت فی عدد سوا گھی عہ

المشتہر وید شاستری مالک آتنک نگرہ اوشدھالیہ جام نگر کاٹھیاواڑ

کتب خانہ فاروقی ریاست رامپور کی نایاب کتابیں

تواریخ آئینہ تصوف حضرات اولیائے کرام جملہ سلاسل چیدہ چیدہ خانوادوں کے تاریخی حالات کو حضرت جناب مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی قادری قدوسی حنفی رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی غیر معمولی تحقیق سے اس کتاب مستطاب میں جمع کیا ہو اندو دنیا کا کوئی سلسلہ طریقت اس سے مفقود نہیں گیا۔ ایسی جامع کتاب دوسری موجود نہیں۔ ہندوستان کی بڑی بڑی لائبریریوں نے اسکو قدر و عظمت سے لیا ہو آپ بھی اسکو منگائیے اور لطف اٹھائیے۔ بڑے سائز کے سفید کاغذ اور ۸۵۵ صفحات پر شائع ہوئی ہے قیمت مع محصولڈاک بلا جلد چھ روپیہ چار آنہ (للعہ)

قرابادین کبیر تجربات شوکتی اس کتاب کو نواب شوکت علی خان بہادر رئیس بھوپال نے تالیف کیا ہے۔ اسمیں نہایت بیش بہا یونانی ادویہ کے مجرب نسخہ جات و آزمودہ مجربات درج ہیں جو حضرات اپنی تندرستی و صحت کو عزیز رکھتے ہیں انکو لازم ہو کہ یہ کتاب ضرور اپنے پاس رکھیں۔ بڑا سائز نگینہ ولایتی کاغذ پر نہایت عمدہ چھپی ہو قیمت مع محصولڈاک للعہ

مطبخ خوان شوکت بہتر سے بہتر اطعمۂ لذیذہ پکانے کی ترکیبیں اسمیں آپکو ملیں گی ہزاروں جلدیں نکل چکی ہیں اور ہمارے مطبع میں چار بار طبع ہو چکی ہو قیمت عہ

تفسیر سورۂ یٰسین شریف ترجمان حضرت مولانا مولوی احمد حسن صاحب چشتی شاہجہانپوری کی نہایت مقبول تفسیر سورۂ یٰسین کو کلام مجید کا قلب کہا جاتا ہو۔ اسی لئے سورۂ یٰسین کی تفسیر لکھنا بہت دشوار ہو۔ مولانا موصوف نے تفسیر سورۂ یٰسین کو اپنے مخصوص رنگ میں تحریر فرمایا ہو۔ یہ تفسیر اپنی جامعیت حسن بیان ادائے مطالب زبان کی سلاست۔ تشریح لغات اور اظہار نکات و معانی الفاظ کے لحاظ سے بے نظیر تفسیر ہے۔ سب سے بڑی عبارت مولانا موصوف نے یہ فرمائی ہو کہ یٰسین شریف کے مضامین کی سرخیاں قائم کر دی ہیں۔ اسکے علاوہ سورۂ یٰسین کے پڑھنے کے طریقے بھی تحریر فرمائے ہیں قیمت آٹھ آنے (۸/)

تفسیر سورۂ فاتحہ شریف مفتی شیخ محمد عبدہ مصری کی مشہور تفسیر کا اردو ترجمہ، اتنا بہتر ترجمہ ہو کہ اردو کا جامہ پہننے کے باوجود بھی مفتی صاحب کی تفسیر کی تفسیری شان موجود ہو۔ اس قدر آسان زبان ہے کہ شاید بچے کو بھی سمجھنے میں کوئی دقت واقع ہو۔ سورۂ فاتحہ کی تفسیر پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہو کہ کلام الٰہی کو معجزہ کس لئے کہا جاتا ہو مفسر نے اس خوبی کے ساتھ نکات اور باریکیاں سمجھائی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ علامہ مفتی عبدہ مصری سامنے بیٹھے ہوئے اردو میں تفسیر سمجھا رہے ہیں۔ ہر باریکی کے سمجھ میں آنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہو کہ ایک تاریکی اور جہالت کا نقاب نظروں کے سامنے سے ہٹا دیا گیا۔ قیمت آٹھ آنے (۸/)

ملنے کا پتہ منیجر کتب خانہ فاروقی و دفتر اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور

مطبع حسنی ریاست رامپور میں حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خان صاحب مرحوم باہتمام محمد فضل حسن خان صاحب صابری فاروقی ایڈیٹر و منیجر و پروپرائٹر چھپا اور احسن خان و صابر حسن خان نے مشتہر کیا